



سوال

رمی یا وقوف عرفہ سے قبل طواف افاضہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ حمرہ عقبہ کبریٰ کی رمی یا وقوف عرفہ سے قبل طواف افاضہ اور سعی کر لی جائے، رہنمائی فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حج کے طواف اور سعی کو رمی سے پہلے سرانجام دینا جائز ہے لیکن طواف حج کو عرفات سے پہلے یا قربانی کی نصف رات سے پہلے سرانجام دینا جائز نہیں کیونکہ جب عرفات سے واپس لوٹے اور عید کی رات مزدلفہ سے واپس آئے تو پھر اس کے لیے یہ جائز ہے کہ قربانی کے رات کے نصف اخیر میں طواف اور سعی کرے، نیز قربانی کے دن رمی سے پہلے بھی طواف اور سعی کر سکتا ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے رمی سے پہلے افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا:

(لا حرج) (صحیح البخاری) الحج باب اللہ قبل یحییٰ ح: 1721 و صحیح مسلم الحج باب جواز تقسیم اللہ علی الری الخ ح: 1306 1307

"کوئی حرج نہیں۔"

لہذا جب عید کی صبح یا رات کے آخری حصہ میں مزدلفہ سے آئیں تو عورتوں اور ان جیسے کمزور لوگوں کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ پہلے طواف کر لیں تاکہ عورت کے ایام نہ شروع ہو جائیں،،، اسی طرح کمزور مردوں کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پہلے طواف کر لیں اور پھر رمی کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ پہلے رمی کی جائے، پھر ہدیٰ کو نحر کیا جائے، اگر ہدیٰ موجود ہو، پھر بالوں کو منڈوایا اکٹوایا جائے لیکن منڈوانا افضل ہے، پھر آخری طواف کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا کہ عید کے دن حمرہ کورمی کی، [1] پھر خوشبو استعمال فرمائی، پھر سواری کے ذریعہ بیت اللہ تشریف لے گئے اور طواف فرمایا لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے بعض اعمال کو بغیر دیگر سے پہلے کر لے مثلاً رمی سے پہلے نحر کر لے یا قربانی سے پہلے بال منڈالے یا رمی سے پہلے طواف کر لے یا قربانی سے پہلے طواف یا بال منڈانے سے پہلے طواف کر لے تو الحمد للہ یہ تمام صورتیں جائز ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب تقدیم و تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

(لا حرج لا حرج) (صحیح البخاری) الحج باب اللہ قبل یحییٰ ح: 1721 و صحیح مسلم الحج باب جواز تقسیم اللہ علی الری الخ ح: 1306 1307

"کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔"



[1] صحیح مسلم، الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 1218

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کیٹی